مولانا مفتی عبدالمتین *

مسائل حج عمرہ وحرمین

مسئلہ: (۱) اگر عورت اپنا چہرہ حالت احرام میں چھپالے، اور کپڑا منہ پر ڈال لے، تو اگر ایک دن یا ایک رات اسی حالت میں رہے، تو اس پر دم واجب ہے، اور اگر ایک دن سے کم اس حالت میں رہے تو صدقہ واجب ہے، اور صدقہ کی مقدار نصف صاع گیہوں ہے، البتہ حج عمرہ میں کچھ فرق نہیں پڑے گا۔(رد المحتار علی الدر المختار: ۳/۴۳۹، ۴۴۰، اللباب فی شرح الکتاب: ۱/۱۷۶، البحر الرائق ۲/۶۲۲، معلم الحجاج: ص ۲۳۷)

مسئلہ: (۲) نماز جنازہ میں حرمین میں امام ایک ہی سلام پھیرتا ہے، تو حنفی مقتدی بھی ایک ہی سلام پھیر یگا (الصحیح للبخاری: ۱/۱۹۵، الدر المختار مع رد المحتار: ۲/۱۴۵/۱۴۶، فتاوی محمودیہ: ۶/۳۷۰)

مسئلہ: (۳) حاجی یا معتمر اگر حلق سے پہلے کے تمام ارکان سے فارغ ہو چکے ہوں، اور اب صرف حلق ہی باقی ہو، تو اس وقت ایک دوسرے کا حلق کر سکتے ہیں۔ (المناسک لملا علی قاری: ص: ۲۳۰، فصل فی الحلق والتقصیر، بحوالہ فتاوی محمودیہ: ۱۰/۳۴۶، احسن الفتاوی ۴/۵۲۲، فتاوی رحیمیہ: ۸/۹۹، مکمل ومدلل مسائل حج عمرہ: ص ۲۳۲، قاموس الفقہ: ۲/۴۹۳، آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۴/۱۴۳)

مسئلہ: (۴) طواف وغیرہ میں دعاء زبانی پڑھنا اولیٰ ہے، کیوں کہ کتاب میں دیکھ کر پڑھنا خشوع میں مخل ہے، اور دعاء میں اصل خشوع مقصود ہے، اسی لیے امام محمدؒ حج میں دعاؤں کو متعین کرنے کے قائل نہیں ہیں، کیوں کہ تعیین سے رقتِ قلب ختم ہو جاتی ہے۔(التفسیر المنیر: ٤/٦٠٦، مجمع الانہر: ١/٣٩٩)

مسئلہ: (۵) حالتِ احرام میں عورت اپنے سر پر کوئی چھجا (ہیٹ، ٹوپ) سا لگا لے، اور اس کے اوپر سے کپڑا اس طرح ڈال لے کہ پردہ ہو جائے، مگر کپڑا چہرہ کو نہ لگنے پائے، یا پھر عورت اپنے ہاتھ میں پنکھا وغیرہ رکھے، جہاں کہیں مردوں کا سامنا ہو، اسے چہرے کے آگے کر لیا کرے۔ (اعلاء السنن: ۵/۵۴، رد المحتار علی الدر المختار: ۱/۱۲۹، الفقہ علی المذاہب الأربعۃ: ۱/۴۹۷)

مسئلہ: (٦) اگر کوئی شخص بحالتِ احرام مکمل بند چپل پہن لے، جو کہ قدم کے بیچ میں ابھری ہوئی ہڈی کو چھپالے، تو گنہگار ہوگا، اگر ایسا جوتا، موزہ یا چپل ایک دن یا ایک رات پہنے رہا، تو اس پر دم واجب ہے، اور اگر اس سے کم وقت تک پہنے رہا تو صدقۃ الفطر کے بقدر صدقہ واجب ہے۔

---

* استاذ جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم، انڈیا

(اللباب فی شرح الکتاب: ۱/۱۷۶، تنویر الأبصار مع الدر والرد: ۳/۴۴۱، ۴۴۲، خلاصة الفتاوی: ۱/۲۸۰، احسن الفتاوی: ۴/۵۳۱، مسائل حج وعمرہ: ص ۲۱۰)

مسئلہ: (۷) ضرورۃً مسجد حرام میں سونا درست ہے کیوں کہ بعض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مسجد نبوی میں سوتے تھے، اور تعظیم کے لحاظ سے مسجد حرام اور مسجد نبوی دونوں یکساں ہیں، البتہ سوتے ہوئے اس کی تعظیم اور ادب ملحوظ رہے، اور بلا ضرورت مسجد میں نہ سوئے کیوں کہ یہ مکروہ ہے۔ (الصحیح للبخاری: ۱/۶۳، روح المعانی: ۱۰/۲۰۹، فتح الباری: ۱/۶۷۳، فیض الباری: ۲/۵۵۳)

مسئلہ: (۸) حرمین میں بیٹھ کر دنیوی باتیں کرنا درست نہیں، چوں کہ حرمین مسجد کے حکم میں ہیں ،لہٰذا وہ تمام وعیدیں جو مسجد میں بیٹھ کر دنیوی باتیں کرنے کے بارے میں وارد ہیں وہ سب حرمین میں بیٹھ کر دنیوی باتیں کرنے پر بھی لاحق ہوں گی، اور حرمین میں باتیں کرنے والے پر زیادہ گناہ ہوگا، اس لیے کہ جس طرح حرمین میں اعمال کا درجہ بڑھ جاتا ہے، اسی طرح سیئات کا گناہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ (سورۃ الحج: ۲۵، مشکوۃ المصابیح: ۱/۱۷، رد المحتار: ۲/۳۷۸، روح المعانی: ۱۰/۲۰۹، معلم الحجاج: ص ۶۳)

مسئلہ: (۹) حجر اسود کو بوسہ دینا سنت ہے، اور دوسروں کو تکلیف دینا حرام ہے، اس لیے بوسہ دینے کے لیے دھکہ مکی کر کے داخل ہونا فعل حرام ہے۔ (بدائع الصنائع: ۲/۳۴۰، دار الکتاب دیوبند، قواعد الفقہ: ص ۸۱، احسن الفتاوی: ۴/۵۷۶)

مسئلہ: (۱۰) حرم کی بجلی حرم کے لیے وقف ہے، لہٰذا کسی ایسے کام میں اس کا استعمال کرنا جائز نہیں جو مصالح حرم میں داخل نہ ہو، لہٰذا حرم میں موبائل چارجنگ کرنا جائز نہیں۔(۱)

(البحر الرائق: ٥/٤٢٠، دار الکتاب دیوبند، الفتاوی الهندیة: ١/٤٦٢، المکتبة زکریا، جامع الفتاوی: ٩/١٤١، احسن الفتاوی: ٦/٤٥٠، فتاوی محمودیه: ١٤/٦٤٧)

مسئلہ: (۱۱) جو شخص عمرہ کے احرام سے حلال ہونے کے لیے دو چار جگہ سے تھوڑے تھوڑے بال کٹوائے، اور وہ چوتھائی سر کی مقدار کو نہیں پہنچتے ہیں، تو وہ اپنے احرام سے اس وقت تک حلال نہیں ہوگا، جب تک کم از کم چوتھائی سر کے برابر مقدار انملہ (پور) بال نہ کٹائے گا، اس درمیان جتنے بھی ممنوعات احرام کا ارتکاب کرے گا، اس اعتبار سے دم، صدقہ، یا جزاء لازم ہوگی۔ (ردالمحتار: ۳/۴۷۵، دار الکتاب، کتاب المبسوط: ۴/۷۹، دار الکتب العلمیة بیروت، ردالمحتار: ۳/۴۷۵، دار الکتاب، فتاوی محمودیہ: ۱۰/۳۴۳، فاروقیہ، فتاوی رحیمیہ: ۸/۸۶، دار الکتاب، عمدۃ الفقہ: ۴/۲۴۸)

مسئلہ: (۱۲) مسجد حرام میں افطار کے لیے ماہ رمضان میں جو کھجور تقسیم کی جاتی ہے، وہ بہ نیت عطیہ، ہبہ، صدقہ یا

ہدیہ دی جاتی ہے، اس کا لینے والا شخص مالک بن جاتا ہے، اس لیے کہ اس کو مکمل طور پر تصرف کا اختیار حاصل ہوگا، خواں وہ کمرہ پر لے جائے، یا کسی اور کو دیدے۔ (الموسوعة الفقهية: ۳۳۴/۲۶، البحر الرائق: ۲۸۳/۷، کتاب المبسوط: ۶۹/۱۲، الموسوعة الفقهية: ۳۳/۳۱/۳۹، فتاوی محمودیه: ۲۸۵/۱۶)

مسئلہ: (۱۳) حرم کے سامنے کھڑے ہوکر تصویر کشی کرنا جس میں جانداروں کی تصویریں بھی لی جائیں جائز نہیں، حرام ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر کشی کرنے والوں کے بارے میں سخت وعیدیں بیان فرمائی ہیں، نیز اس سے حرمات اللہ کی توہین لازم آتی ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حرمات اللہ کی تعظیم کا حکم دیا ہے۔ (الموسوعة الفقهية: ۱۰۲/۱۲، تصویر، الصحیح للبخاری: ۸۸۰/۲، تفسیر ابن کثیر: ۵۴۱/۲، سورة الحج: ۳۰، فتاوی رحیمه: ۱۳۳/۸)

مسئلہ: (۱۴) عورت کا چہرہ ستر میں داخل ہے، البتہ حالتِ احرام میں عورت کے لیے چہرہ کو ڈھکنا جائز نہیں ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ احرام کی حالت میں عورت کو پردہ کی چھوٹ ہوگئی، بلکہ جہاں تک ہوسکے پردہ ضروری ہے، یا تو سر پر چھجا (ہیٹ، ٹوپ) سا لگا لے، اور اس کے اوپر سے کپڑا اس طرح ڈالے کہ پردہ ہوجائے، اور چہرہ چھپ جائے، یا عورت اپنے ہاتھ میں پنکھا وغیرہ رکھے، اور جہاں کہیں مردوں کا سامنا ہو، اسے چہرہ کے آگے کرلیا کرے، جہاں تک ہوسکے پردے کا پورا اہتمام کرے، اور جو بس سے باہر ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمائیں گے۔

(سورة الأحزاب: ۵۹، التفسير المنير: ۴۳۱/۱۱، اعلاء السنن: ۵۳/۵، اعلاء السنن: ۵۴/۵، سورة البقرة: ۲۷۶)

مسئلہ: (۱۵) اگر حج گروپ والے کھانے پینے اور رہائش کے اس معیار میں کوتاہی ولاپرواہی کرتے ہیں، جس کا انہوں نے پیسہ وصول کیا ہے تو اچھے انداز میں ان سے حق طلب کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، البتہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو لیکر نہ کوئی فحش بات جائز ہے، اور نہ کسی قسم کا نزاع وتکرار زیبا ہے، بلکہ اپنا زیادہ وقت نیک کاموں میں لگائے۔

(فتح الباری ۲۷۹/۵، سورة البقره ۱۹۶، التفسير المنير ۱۹۶/۲، ترمذی شریف ۱۹/۲، امداد الحاج ۱۹۵/۱)

مسئلہ: (۱۶) کتابی کا ذبیحہ دو شرطوں کے ساتھ حلال ہے، ایک یہ کہ وہ اصلی کتابی ہو، یعنی مرتد نہ ہو، اور دوسری شرط یہ ہے کہ ذبح کے وقت اللہ کے سوا کسی کا نام نہ لیوے، لیکن ہمارے زمانے میں اکثر نصاریٰ (عیسائی) برائے نام ہیں، ایسے لوگوں کا حکم نصاریٰ (اہل کتاب) کا سا نہیں ہے، اس لیے گوشت کے بارے میں جب تک اس بات کا پورا اطمینان نہ ہو کہ یہ مسلمان یا اصلی کتابی کا ذبیحہ ہے، اور اس نے ذبح کے وقت اللہ کے سوا کا نام نہیں لیا، احتیاطاً اس کا کھانا درست نہیں ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح: ۲۴۱، باب الکسب وطلب الحلال، بیان القرآن: ۷/۳، تفسیر المظهری: ۱۷۰/۳، آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۲۰۵/۴، فتاوی رحیمیه: ۷۰/۱۰)

مسئلہ: (۱۷) خوشبودار چیز کا استعمال دو حال سے خالی نہیں، یا تو وہ پکائے جانے والے کھانے میں ملاکر استعمال کی جاتی ہوگی یا اس کے بغیر استعمال کی جاتی ہوگی، اگر پکائے جانے والے کھانے میں ملاکر استعمال ہو تو وہ غالب ہو یا مغلوب، دم لازم نہیں آئیگا، اور اگر پکائے جانے والے کھانے کے بغیر استعمال ہو تو اس کے غالب ہونے کی

صورت میں دم لازم آئے گا، مغلوب ہونے کی صورت میں نہیں، البتہ حالتِ احرام میں پان وتمباکو کے استعمال سے اجتناب کرے، کیوں کہ اس کا استعمال بہر حال کراہت سے خالی نہیں۔ (رد المحتار علی الدر المختار: ۵۱۰/۳، باب الجنایات، الفتاوی الهندیة: ۲۴۱/۱، الباب الثامن فی الجنایات، فتاوی حقانیه: ۲۷۲/۴، امداد الفتاوی: ۱۶۱/۲، فتاوی رحیمیه: ۱۰۴/۸)

مسئلہ: (۱۸) حرمین میں، راستہ وغیرہ میں اس طرح نماز ادا کرنا جس سے آنے جانے والوں کو تکلیف ہوتی ہو مکروہ ہے۔ (رد المحتار: ۳۴۴/۲، الفتاوی التاتارخانیة: ۳۵۶/۱، حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ص ۳۵۶، الفقه الإسلامی وأدلته: ۹۴۷/۲)

مسئلہ: (۱۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوقاتِ مکروہہ میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا، اس وجہ سے دوگانہ طواف کو اوقاتِ مکروہہ میں نہیں پڑھ سکتے ہیں، اس کے لیے وقت مباح کا ہونا ضروری ہے، اگر حجاج اور معتمرین فجر اور عصر کے بعد طواف کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں، البتہ دوگانہ طواف کیلئے وقت مکروہ کے نکل جانے کا انتظار کریں، جب وقت مکروہ نکل جائے تب دوگانہ طواف ادا کرلیں، حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہی عمل تھا۔
(الصحیح للبخاری: ۸۲/۱، باب الصلوة بعد الفجر حتی ترتفع الشمس، البحر الرائق: ۵۸۰/۲، بدائع الصنائع: ۳۴۸/۲، کتاب الفتاوی: ۴۵/۴، الفتاوی الهندیة: ۲۲۶/۱، فتاوی قاضیخان: ۱۴۳/۱، الصحیح للبخاری: ۲۲۰/۱)

مسئلہ: (۲۰) دوگانہ طواف واجب ہے، اگر حجاج اور معتمرین دوگانہ طواف بھول کر گھر آجائیں تو گھر پر ادا کر لینے سے ادا ہو جائے گا۔ (فتاوی قاضی خان: ۱۳۹/۱، بدائع الصنائع: ۳۴۳/۲، هدایه: ۲۴۲/۱، البحر الرائق: ۵۸۰/۲، فتاوی قاضیخان: ۱۳۹/۱، رد المحتار علی الدر المختار: ۴۱۸/۳)

مسئلہ: (۲۱) رکنِ یمانی کا استلام مستحب ہے، رکنِ یمانی کو بوسہ نہیں لیا جائے گا صرف استلام پر اکتفا کیا جائے گا، اگر حجاج یا معتمرین استلام نہ کر پائیں، تو ہاتھ سے اشارہ نہیں کریں گے۔ (الفتاوی التاتارخانیة: ۱۵۷/۲، بدائع الصنائع: ۳۴۳/۲، فتاوی قاضیخان: ۱۳۹/۱، هدایه: ۲۴۲/۱، الفتاوی الهندیة: ۲۲۶/۱، البحر الرائق: ۵۷۹/۲، بدائع الصنائع: ۳۴۳/۲، الفتاوی التاتار خانیة: ۱۵۷/۲، رد المحتار علی الدر المختار: ۴۵۳/۳، البحر الرائق: ۵۷۹/۲، رد المحتار علی الدر المختار: ۴۵۳/۳، مطلب فی طواف القدوم)

مسئلہ: (۲۲) اگر ازدحام یا دوسروں کو تکلیف پہنچنے کے اندیشے سے تقبیل حجر اسود نہ کر سکے، تو دور سے ہاتھ اٹھا کر اشارہ کر دے، (اس طور پر کہ باطنِ کف حجر اسود کی طرف ہو، اور ظاہر کف چہرے کی طرف ہو) اور اپنی ہتھیلی کو بوسہ لے، حجر اسود کا استلام کرنا سنت ہے۔ (رد المحتار علی الدر المختار: ۴۴۷/۳، معلم الحجاج: ص ۱۳۲، فتاوی قاضی خان: ۱۳۹/۱، مجمع الانهر: ۴۰۱/۱، بدائع الصنائع: ۳۴۲/۲، رد المحتار

علی الدر المختار: ۳/۴۴۷، هدایه: ۱/ ۲۴۱)

مسئلہ: (۲۳) حج کے موسم میں خرید وفرخت جائز ہے، اگر حجاج اور معتمرین حرمین سے اس لیے خریدی کرتے ہیں کہ حرمین مبعثِ نبیؐ ہے، اور یہاں کے لوگ حرمین کی طرف منسوب ہیں، اس لیے ان کا فائدہ ہوجائے، اس نسبت کا خیال کرتے ہوئے خریدی کرتے ہوں، تو امید ہے کہ اللہ رب العزت اس نسبت کے احترام میں انہیں ثواب عطا فرمائے گا، لیکن اتنی بات یاد رہے کہ اسراف کا حکم ہر جگہ یکساں ہے، بلکہ حرم میں معصیت، گناہ کے اعتبار سے اور بڑھ جاتی ہے، اس لیے اسراف سے بچنا چاہیے۔ (الصحیح للبخاری: ۱/ ۲۳۸، باب التجارة في أيام الموسم، ۱/ ۵۴۳ باب مبعث النبيؐ، ۱/ ۲، باب بدو الوحی، الأشباه والنظائر: ص ۱۱۳، روح المعاني ۱۰/ ۲۰۹، سورة الأنعام: ۱۴۱)

مسئلہ: (۲۴) اگر طواف کے دوران کسی وجہ (بھیڑ، ایذاء) سے حجر اسود کو بوسہ نہ دے سکا، تو طواف ہوجائے گا، اس لیے کہ بوسہ دینا سنت ہے، اگر تقبیل پر قادر نہ ہو تو استلام بالید کرے، اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو کسی اور شیء سے استلام کرے اور اس کو بوسہ دے، اگر کوئی چیز نہ ہو تو ہتھیلی سے اشارہ کرے اور اس کو بوسہ دے۔

(فتح الباری: ۲/ ۵۸۲، الدرمختار: ۱/ ۱۶۵، الموسوعة الفقهية: ۱۳/ ۱۲۹)

مسئلہ: (۲۵) اگر حرم میں نماز کے دوران عورت، مرد کے محاذات میں آکر کھڑی ہوجائے (عورت مرد کے دائیں یا بائیں متصل یا آگے کھڑی ہوجائے) اور دونوں ایک ہی نماز میں شریک ہوں، تو مرد کی نماز فاسد ہوجائیگی، بشرطیکہ امام نے عورت کی امامت کی نیت کی ہو، لہذا مرد نماز کو از سر نو ادا کرے، اور اگر امام نے عورت کی امامت کی نیت نہ کی ہو تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

"چنانچہ عرصہ ہوا، امام حرم سے دریافت کیا گیا تھا تو انہوں نے بتایا تھا کہ ہم عورت کی امامت کی نیت نہیں کرتے ہیں، لہذا اگر آج بھی یہی صورت ہو یعنی امام حرم عورت کی امامت کی نیت نہ کرتے ہوں تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی، جب فاسد نہیں ہوگی تو مرد مصلی از سر نو نماز ادا نہیں کرے گا، بلکہ اسی حالت میں نماز کو پوری کرلے گا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی: ۹/۲۹۵، رقم الحدیث: ۹۴۸۴، بدائع الصنائع: ۱/ ۵۴۸، محاذاة المرأة، تنویر الابصار مع الدر والرد المحتار: ۲/ ۲۷۱، فتاوی محمودیه: ۶/ ۵۹۸)

مسئلہ: (۲۶) کسی کا مال بغیر اس کی اجازت کے لے لینا، اور استعمال کرنا، شرعاً، ناجائز اور حرام ہے، جبکہ حالت احرام میں تو خصوصاً فسق وفجور سے احتراز لازم اور ضروری ہے، اس لئے مسجد حرام میں چپل وغیرہ کوئی بھی سامان جو اپنی ملکیت میں نہ ہو، اسکو اٹھانے اور استعمال کرنے سے بچنا لازمی ہے، گرچہ بعض مفتیان کرام نے حرم شریف میں جوتوں کی تبدیلی کے بابت یہ تفصیل لکھی ہے کہ جن چپلوں کے بارے میں یہ خیال ہو کہ مالک ان کو تلاش کرے گا، ان کو نہ پہنے، اور جن چپلوں کو اس خیال سے چھوڑ دیا گیا ہو کہ کوئی ان کو پہن لے، ان کو پہننا جائز ہے، مگر اس پر یہ اشکال وارد ہوتا

ہے کہ یہ کیسے معلوم ہوگا کہ ان چپلوں کو اس خیال سے چھوڑ دیا گیا کہ کوئی ان کو پہن لے، کیوں کہ اس خیال کا تعلق صاحب خیال سے ہے، اور وہ معلوم نہیں ہے، کہ اس سے دریافت کیا جاسکے، اور جب یہ معلوم نہیں ہوسکتا تو عدم جواز کا قول ہی بہتر اور مبنی بر احتیاط ہے۔ (معارف القرآن: ۳۸۸/۲، سورۃ النساء: ، معارف القرآن: ۴۸۳/۱، سورۃ البقرۃ: ۱۹۸، الصحیح للبخاری: ۳۲۱/۱، السنن لأبی داؤد: ص ۲۹۹، کتاب الادب)

مسئلہ: (۲۷) برکت کیلئے زمزم میں نہانا اور بھیگنا جائز ہے جبکہ اس سے نجاست کے زائل کرنے کا قصد نہ کیا جائے۔ (الصحیح للبخاری: ۲۲۱/۱، کتاب المناسک، باب ما جاء فی زمزم، رد المحتار: ۴۸۴/۳، حاشیۃ الطحطاوی: ۲۲/۱، کتاب الطھارۃ، فتاوی رحیمیہ: ۱۳۵/۸، فتاوی محمودیہ: ۱۳۳/۵، باب المیاہ)

مسئلہ: (۲۸) بحالتِ نماز ضرورۃً تین قدم کی مقدار چلنے کی اجازت ہے، بشرطیکہ تسلسل کے ساتھ نہ ہو، بلکہ ایک قدم چل کر ایک رکن کی مقدار ٹھہر جائے، پھر ایک قدم چل کر، ایک رکن کی مقدار ٹھہر جائے، پھر چلے اور ٹھہر جائے، اس طرح چل کر اگلی صف کی خالی جگہ پر کرنا درست ہے۔ (بدائع الصنائع: ۵۱۲/۱، دار الکتاب، درالمحتار: ۵۳۳:۲، دارلکتاب، فتاوی قاضی خان: ۶۶/۱، حقانیہ، فتاوی محمودیہ: ۶۰۰/۲، فاروقیہ کراچی، فتاوی دار العلوم: ۵۶/۴، دار العلوم)

مسئلہ: (۲۹) مسجد حرام میں پانی پینے کیلئے جو پلاسٹک کے گلاس رکھے جاتے ہیں اگر وہ مسجد کیلئے وقف ہیں، تو اس کو اپنے کمرے میں لانا جائز نہیں ہے، کیوں کہ واقف اس پر راضی نہیں ہے۔ (فتاوی قاضی خان: ۲۹۸/۴، کتاب الوقف، فتاوی محمودیہ: ۶۲۴/۱۴، البحر الرائق: ۴۲۷/۵، الدر المختار مع رد المحتار: ۵۰۸/۶، کتاب الوقف)

بقیہ صفحہ ۵۲ سے (افغان قوم کی آزادی قریب تر ہے) یہ حقیقت بھی ذہن نشین رہے کہ افغان قوم افغانستان میں جاری نئے عظیم کھیل (New Great Game) میں شریک قوتیں جن میں پڑوسی ممالک اور خصوصاً خطے کے ممالک شامل ہیں' کی سازشی کاروائیوں کو ہرگز کامیاب نہیں ہونے دیگی۔ افغان قوم بیسویں صدی میں ان سازشی کاروائیوں کا شکار بنی تھی اور اب وہ اپنے رسم ورواج اور تہذیب وتمدن کے مطابق' اسلامی نظریے پر قائم رہتے ہوئے امن وآشتی سے رہنا چاہتے ہیں اور یہی افغان قوم کا نظریہ حیات بھی ہے۔___ افغانی اپنی سرحدوں کو وسعت دینے کے خواہاں نہیں ہیں لیکن وہ اپنے قومی وقار اور ملی غیرت کا ہر حال میں دفاع کرنا جانتے ہیں۔ قیام امن کی خاطر کئے جانے والے مذاکرات سے وہ خوفزدہ نہیں ہیں لیکن انہیں خوف یا دباؤ میں لاکر مذاکرات پر آمادہ نہیں کیا جاسکتا' جیسا کہ امریکی کی طلسماتی شخصیت کے حامل صدر جان ایف کینڈی نے اپنے معروف افتتاحی خطاب میں کہا تھا: ''بار بار دھوکہ اور فریب کھانے کے بعد کسی کو حقیقت اور سچائی کی تہہ تک پہنچنے سے نہیں روکا جاسکتا۔'' اس ضمن میں جارج اورل نے بجا کہا ہے کہ: ''عالمی فریب اور دھوکہ کے دور میں سچ کہنا انقلابی قدم ہے۔'' یہی وہ راستہ ہے جس پر افغان قوم گامزن ہے۔